سوال

(76) مسجد کی رقم کو امام مسجد وغیرہ پر خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم یورپ کے ایک ملک میں مقیم ہیں چونکہ ہماری موجودہ تنگ ہونے لگی ہے، اس لیے نمازیوں نے مسجد کے لیے ایک دوسری جگہ خریدنے کے لیے چندہ جمع کیا۔ ہمارے امام صاحب کی درخواست ہے کہ ان پسوں میں سے وہ خرچ بھی ادا کیا جائے جو اس ملک میں ان کی اقامت کے حصول کے لیے صرف کیا گیا ہے۔ عام نمازیوں کا کہنا ہے کہ یہ پیسہ صرف مسجد کے حصول کے لیے جمع کیا گیا تھا نہ کہ امام کی بعض ضروریات کو پورا کرنے کے لیے۔ ہمیں اس سلسلے میں شرعی فیصلہ سے آگاہ کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر مسجد کی بلڈنگ کی خرید کے لیے چندہ جمع کیا گیا تھا تو وہ اصلاً اسی مقصد کے لیے خرچ کیا جانا چاہیے کیونکہ مسجد کی کمیٹی نمازیوں کی طرف سے وکیل کی حیثیت رکھتی ہے اور اگر وکالت مقید، یعنی خاص مقصد کے لیے ہو تو اس مقصد کو پورا کیا جانا چاہیے، الا یہ کہ ایسا کرنا مشکل ہو جائے۔ ایسی صورت میں موکلین (یعنی جنہوں نے کمیٹی کو وکیل بنایا ہے) کی طرف دوبارہ رجوع کیا جائے اور اگر مقصد پورا ہو جانے کے بعد کچھ رقم بچ جائے تو اسے مسجد سے متعلق دوسرے کاموں میں صرف کیا جا سکتا ہے اور ان کاموں میں امام سے متعلق امور بھی ہو سکتے ہیں، جیسے امام کا مسجد کی خدمت کے لیے موجود ہونا۔ لیکن اس سلسلے میں پہلے کمیٹی کی طرف سے رپورٹ پیش ہونی چاہیے۔

مسجد کا پروجیکٹ مکمل ہونے سے پہلے امام کی امامت کے حصول کے لیے رقم کا خرچ کیا جانا بظاہر صحیح معلوم نہیں ہوتا، الا یہ کہ مسجد کے پروجیکٹ کے لیے امام کا ہونا ناگزیر ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

متفرق مسائل، صفحہ: 412

محدث فتویٰ